# 172184 ـ کیا مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب کی جانب سے طلاق کی نیت سے نکاح کرنے کے جواز کا فتوی صادر ہوا ہے جیسا کہ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے ؟

### سوال

فتوی نمبر ( 111841 ) میں آپ نے کہا ہے کہ مستقل فتوی کمیٹی کی رائے میں طلاق کی نیت سے نکاح باطل ہے، اور یہ متعہ کے مشابہ ہے، لیکن میں نے " فتاوی اسلامیۃ " کتاب تیسری جلد صفحہ نمبر ( 235 ) میں شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا فتوی پڑھا ہے وہ کہتے ہیں:
" مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی نے طلاق کی نیت سے طلاق کے وقت کی تحدید کیے بغیر نکاح جائز ہونے کا فتوی صادر کیا ہے، اور وہ غریب الدیار نوجوانوں کو اس طریقہ کی شادی کرنے کی نصیحت کرتے ہیں، ممکن ہے کہ ان کے مابین محبت پیدا ہو جائے اور اللہ تعالی انہیں اولاد دے تو شادی قائم رہے، اور یہ فتوی ابن باز رحمہ اللہ کی صدارت میں جاری ہوا اور وہ بھی اس فتوی میں شریك تھے، اور جمہور علماء کرام کا قول بھی یہی ہے جیسا کہ موفق الدین ابن قدامہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " المغنی " میں بیان کیا ہے، اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ نکاح متعہ میں شامل نہیں ہوتا، برائے مہربانی آپ اس تناقض کی وضاحت فرمائیں ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مستقل فتوی کمیٹی نے طلاق کی نیت سے شادی کی ممانعت کرتے ہوئے اس پر حرام ہونے کا حکم لگایا ہے، سوال نمبر ( 91962 ) کے جواب میں اس فتوی کو بیان کر چکے ہیں اس فتوی پر شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے دستخط نہیں، بلکہ کمیٹی کے سربراہ شیخ عبد العزیز آل شیخ کے دستخط ہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فتوی شیخ ابن باز رحمہ اللہ کی وفات کے بعد صادر ہوا ہے.

یہاں ہم یہ متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ یہ فتوی شیخ صالح آل منصور کی " الزواج بنية الطلاق " نامی کتاب کے صفحہ ( 66 ) میں آیا ہے جس میں غلطی سے شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا نام چھپ گیا ہے؛ لیکن صحیح شیخ عبد العزیز آل شیخ ہے.

دوم:

شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے یہ فتوی مستقل فتوی کمیٹی کی جانب منسوب کیا ہے:

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

ایك بھائی کہتا ہے کہ اس نے آپ کے متعلق پڑھا ہے کہ آپ طلاق کے وقت کی تحدید کیے بغیر طلاق کی نیت سے شادی کو جائز قرار دیتے ہیں، اور آپ غریب الدیار نوجوانوں کو اس طرح کی شادی کرنے کی نصحیت کرتے ہیں، کہ ممکن ہے ان کے مابین محبت و مودت پیدا ہو جائے یا پھر اللہ انہیں اولاد سے نوازے تو یہ شادی قائم رہے، کیا یہ بات صحیح ہے برائے مہربانی اس کی وضاحت فرمائیں، اللہ تعالی آپ کو اجر و ثواب سے نوازے.

شیخ رحمہ اللہ نے جواب دیا:

" یہ فتوی سعودی عرب کی مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی نے میری سربراہی اور شراکت سے جاری کیا ہے.. "

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ ( 3 / 235 ).

شیخ رحمہ اللہ سے یہ بھی سوال کیا گیا:

میں نے ایك کیسٹ میں آپ کا فتوی سنا ہے کہ غریب الدیاری معین مدت کی ني ترکھتے ہوئے میں شادی کرنی جائز ہے؛ مثلا دورہ ختم ہونے تك یا پھر جس ملك میں اسے بطور مبعوث بھیجا گیا اس مدت تك کے لیے ... ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا

" جی ہاں مستقل فتوی کمیٹی سے میری سربراہی میں طلاق کی نیت سے شادی کے جواز کا فتوی صادر ہوا ہے، یعنی یہ اس شخص اور اس کے رب کے مابین ہے کہ جب وہ غریب الدیار ہو اور اس کی نیت ہو کہ اس جب تعلیم ختم ہوگی یا ملازمت ختم ہونے وغیرہ پر اسے طلاق دے دےگا تو جمہور علماء کرام کے ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ نیت اس شخص اور اس کے رب کے مابین ہو نہ اور شرط نہ ہو .... "

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ ( 3 / 236 ).

اور شیخ ابن محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" شیخ عبد العزیز اور اسی طرح مستقل فتوی کمیٹی نے بیان کیا ہے کہ: غریب الدیار شخص کے لیے فحاشی میں پڑنے کے خدشہ سے بچنے کے لیے طلاق کی نیت سے شادی کرنا جائز ہے....

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح ( 60 ) سوال نمبر ( 9 ).

مستقل فتوى کمیٹی کے طلاق کی نیت سے جواز اور بعد میں ممانعت کے فتوى میں موافقت و تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ: جواز کا فتوى شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کی سربراہی کے وقت تھا، اور یہ " فتاوى اللجنة الدائمة " کی کتاب میں نشر نہیں ہوا، اور بعد میں طلاق کی نیت سے شادی کی حرمت میں صادر شدہ بحوث اور کتابیں صادر ہونے اور جواز کے قائلین کا عدم جواز کے فتوى پر مطئمن ہونے کے بعد مستقل فتوى کمیٹی کی جانب سے اس کی حرمت میں فتوى جاری ہوا اور فتاوى اللجنة الدائمة کی کتاب میں بھی نشر ہوا ہے یہی فتاوى جات معتمد ہیں.

یہ علم میں رہے کہ ہمیں اس فتوى پر دستخط کرنے والے علماء کرام کے ناموں کا تو علم نہیں، تا کہ یہ کہا جا سکے کہ انہوں نے جواز کے قول سے رجوع کرتے ہوئے ممانعت کا قول اختیار کر لیا ہے.

اور پھر " المجمع الفقهی الاسلامی " رابطہ عالم اسلامی کے تابع اسلامی فقہ اکیڈمی کا قول بھی اس ممانعت کی تائید کرتا ہے، جیسا کہ یہ قول سوال نمبر ( 111841 ) کے جواب میں بیان ہوا ہے.

واللہ اعلم .